

مکاشفہ عیسیٰ مسیح - شمارہ یک

بذورُ الإعلان: كشفُ النسيج النبويّ من الأمثال إلى الإنذار الأخير

Jeff Pippenger

2023-07-29

ایالات متحدہ بہ طور مشخص در کتاب مقدس شناسایی شدہ است۔ چندین بخش از کتاب مقدس وجود دارد کہ بہ طور خاص ایالات متحدہ را در پایان جہان معرفی می کند۔ در باب سیزدہم مکاشفہ، ایالات متحدہ ہمان وحش دوم، یا وحش دوشاخہ است کہ از زمین برمی آید و تمام جہان را از خرید و فروش منع می کند—مگر آن کہ نشان وحش را داشتہ باشند۔

اور میں نے ایک اور حیوان کو زمین میں سے اوپر آتے دیکھا؛ اور اُس کے برّہ کے مانند دو سینگ تھے، اور وہ اڑدے کی مانند بولتا تھا۔ اور وہ پہلے حیوان کا سارا اختیار اُس کے سامنے عمل میں لاتا ہے، اور زمین اور اُس کے باشندوں کو اُس پہلے حیوان کی پرستش کرنے پر مجبور کرتا ہے، جس کا مہلک زخم اچھا ہو گیا تھا۔ اور وہ بڑے بڑے عجائب دکھاتا ہے، یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ نازل کر دیتا ہے، اور اُن معجزوں کے سبب سے جو اُسے حیوان کے سامنے دکھانے کا اختیار دیا گیا تھا، زمین کے باشندوں کو گمراہ کرتا ہے؛ اور زمین کے باشندوں سے کہتا ہے کہ وہ اُس حیوان کی ایک مورت بنائیں جیسے تلوار کا زخم لگا تھا اور پھر بھی وہ زندہ رہا۔ اور اُسے اختیار دیا گیا کہ حیوان کی مورت میں جان ڈال دے، تاکہ حیوان کی مورت بولے بھی، اور یہ بھی کرائے کہ جتنے لوگ حیوان کی مورت کی پرستش نہ کریں وہ قتل کیے جائیں۔ اور وہ سب کو، چھوٹے اور بڑے، دولتمند اور غریب، آزاد اور غلام، مجبور کرتا ہے کہ اپنے دینے ہاتھ پر یا اپنی پیشانیوں پر ایک نشان لیں؛ اور تاکہ کوئی شخص خرید و فروخت نہ کر سکے، سوائے اُس کے جس کے پاس وہ نشان، یا حیوان کا نام، یا اُس کے نام کا عدد ہو۔

این است حکمت۔ ہر کہ فہم دارد، عدد وحش را بشمارد؛ زیرا کہ آن عدد انسان است؛ و عددش ششصد و شصت و شش است۔ مکاشفہ ۱۱:۱۳-۱۸۔

در این بخش، ہفت ویژگی اصلی نبوی وجود دارد کہ با وحش زمینی دوشاخ مرتبط است۔ او قدرت وحشی را کہ پیش از او بود بہ کار می گیرد؛ ہمہ جہانیان را وامی دارد تا آن وحشی را کہ پیش از او بود پرستش کنند؛ آیات عظیمی بہ جای می آورد کہ ہمہ مردم آن را می بینند؛ تمام جہان را فریب می دہد و بہ جہان فرمان می دہد کہ برای وحشی کہ پیش از او بود تصویری بسازند؛ بہ تصویر وحش حیات می بخشد و آن تصویر سخن می گوید؛ با مجازات مرگ، تمام جہان را مجبور می سازد کہ تصویر آن وحش را پرستش کنند؛ و تمام جہان را وامی دارد کہ نشان وحش را یا بر پیشانی یا بر دست خود بپذیرند، و خرید و فروش را بر کسانی کہ نشان یا نام یا عدد وحش را ندارند ممنوع می سازد۔

فریب کا وہ کام جو گیارہویں آیت میں مذکور اُس درندے کے ذریعہ انجام پاتا ہے جو "زمین میں سے" اوپر آتا ہے، ایسا پرفریب اور زور آور ہے کہ وہ "زمین پر بسنے والوں کو گمراہ کرتا ہے۔" سارا جہان ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ذریعہ فریب کھائے گا۔ یعنی، خدا کی کلیسیا کے سوا، تمام دنیا دجال کے نشان کو قبول کرنے کے لیے گمراہ کی جائے گی۔ وہ نبوتی واقعات جو اس عالمگیر فریب سے پہلے وقوع پذیر ہوتے ہیں، پہلے ہی شروع ہو چکے ہیں۔

از کتاب مقدس روایت ہایی ہست کہ بیشتر مردم آنہا را می شناسند، ہرچند اگر فقط در سطحی ظاہری باشد۔ بیشتر مردم درباره رویارویی ہای میان موسی و فرعون، دانیال و نبوکدنصر، یا عیسی و پیلطس شنیدہ اند۔ افراد این حکایت ہای کتاب مقدس را در سطوح گوناگون فہم می شناسند، اما

لزوماً تشخیص نمی‌دهند که نبوت کتاب مقدس به‌طور مستقیم و بسیار مشخص، پادشاهان و پادشاهی‌ها را شناسایی می‌کند. این امر بی‌تردید درباره موسی، دانیال و مسیح صادق بود. مصر، بابل و روم، همگی پیشاپیش در نبوت کتاب مقدس به‌طور مشخص شناسانده شده بودند، پیش از آن تاریخ‌هایی که در آن پیشگویی‌های مربوط به پادشاهی‌های respective آنان تحقق یافت. خدا هرگز تغییر نمی‌کند.

زیرا من یهوه هستم؛ تغییر نمی‌کنم؛ از این رو شما، ای پسران یعقوب، هلاک نشده‌اید. ملاکی ۳:۶.

یسوع مسیح هم او دی پرون، نن او تر ابده پورې. عبرانیانو ۱۳:۸.

اس حقیقت سے کہ خدا کبھی تبدیل نہیں ہوتا، ہمیں یہ اجازت ملتی ہے کہ ہم مکاشفہ تیرہ کے دو سینگوں والے زمینی درندے پر اپنے غور و فکر میں ایک سادہ منطقی اصول کا اطلاق کریں۔ چونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے پیشگی ایسی پیشین گوئیاں بیان فرمائیں جو مصر، بابل اور روم کی سلطنتوں کی براہ راست نشان دہی کرتی ہیں، جب جب انہوں نے خدا کی کلیسیا کے ساتھ تعامل کیا اور اسے ایذا پہنچائی، اس لیے ہم مکاشفہ تیرہ کے زمینی درندے کے بارے میں چند حقائق قائم کر سکتے ہیں۔ زمینی درندہ بھی، مصر، بابل اور روم کی مانند، بائبل کی نبوت میں اس تاریخ سے پہلے براہ راست متعین کیا جائے گا جس میں اس قوم سے متعلق پیشین گوئی پوری ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہم یہ حقیقت ایک نہایت سادہ مگر اہم بائبل قاعدے کی بنیاد پر قائم کر سکتے ہیں۔ یہ قاعدہ متعین کرتا ہے کہ سچائی دو گواہوں کی گواہی پر قائم ہوتی ہے۔

بر اساس گواہی دو شاهد، یا سہ شاهد، کسی کہ سزاوار مرگ است کشتہ شود؛ اما بر اساس گواہی یک شاهد، او را نکشند. تثنیہ 17:6.

یک شاهد نباید بر ضد کسی برای هیچ تقصیر یا هیچ گناہی، در هر گناہی کہ مرتکب شدہ باشد، برخیزد؛ بلکه هر امر به شہادت دو شاهد یا به شہادت سہ شاهد ثابت خواهد شد. تثنیہ 19:15

این سومین بار است کہ نزد شما می‌آیم. «هر سخنی به گواہی دو یا سہ شاهد ثابت خواهد شد.» دوم قرنتیان 13:1

بر ضد کسی بزرگ پر الزام قبول نہ کرو، مگر دو یا تین گواہوں کے سامنے۔ 1 تیمتھیس 5:19

پیشگویی کتاب مقدس زوال مصر باستان را پیش‌گویی کرد، آنگاه که خدا با فرعون سرکش مصر داوری نمود. پیشگویی کتاب مقدس عروج و سقوط بابل باستان را پیش‌گویی کرد و نیز در همان حال با پادشاهان سرکش بابل مواجه شد. پیشگویی کتاب مقدس عروج و سقوط امپراتوری روم مشرک را پیش‌گویی کرد و نمایندگان فاسد روم را مشخص ساخت و با آنان برخورد نمود. ثبات شخصیت هرگز دگرگون‌نشده خدا آشکار می‌سازد که مهم‌ترین پادشاهی مذکور در پیشگویی کتاب مقدس—یعنی وحش زمین مکاشفہ سیزده—بی‌گمان به‌وسیله پیشگویی کتاب مقدس مشخص خواهد شد.

هنگامی که نبوت حیوان زمین از مکاشفہ سیزده به انجام برسد، کلیسای خدا در رویارویی با رهبری سیاسی و مذهبی حیوان زمین قرار خواهد گرفت؛ چنان‌که به‌گونه‌ای نبوی به‌وسیله موسی، دانیال و مسیح به تصویر کشیده شده است. نقش نبوی ایالات متحده در پایان جهان، یکی از موضوعات اصلی نبوت کتاب مقدس است. هنگامی که اطلاعات کتاب مقدسی را که نقش ایالات متحده را در نبوت کتاب مقدس مشخص می‌سازد بسط می‌دهیم، از قواعدی بهره خواهیم گرفت که در درون خود کتاب مقدس یافت می‌شوند، زیرا کلام خدا به هیچ تعریف انسانی نیاز ندارد. به اسرائیل باستان قواعد تشریفاتی، قواعد بهداشتی، ده قاعده اخلاقی، قواعد مربوط به کشاورزی، و همچنان بسیار دیگر داده شد. خدا خدای نظم است.

ہمہ چیز باید به شایستگی و با نظم انجام شود۔ اول قرنیتان ۱۴:۴۰۔

سجل کتاب مقدس هیچ گواهی ای به دست نمی دهد که نشان دهد شخصی با صرف نادیده گرفتن احکامی که خدا داده است، برکت خواهد یافت۔ چه کسی می تواند انتظار داشته باشد که برکت یابد اگر قواعد تفسیر نبوی را که در کتاب مقدس و به وسیله آن برای مقصود مطالعه نبوت برقرار شده اند، نادیده بگیرد؟

اؤ اب ہم باہم حجت کریں، خداوند فرماتا ہے: اگرچہ تمہارے گناہ قمری ہوں، تو بھی وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے؛ اگرچہ وہ ارغوانی ہوں، تو بھی وہ اُون کی مانند ہو جائیں گے۔ یسعیاہ 1:18۔

چنان کہ قواعد کتاب مقدسی را به کار می گیریم، اجازه خواهیم داد کہ خود کتاب مقدس تعیین و تأیید کند کہ آیا این قواعد اصیل اند یا کاذب۔ همان گونه کہ در مورد همه قواعد گوناگون خدا چنین است، همواره بدلی شیطانی برای آن قواعد وجود دارد۔ از این رو، ضروری است کہ ہنگامی کہ قاعدہ ای برای اثبات حقیقتی به کار گرفته می شود، ہم حقیقت شناسایی شدہ و ہم قاعدہ به کار گرفته شدہ آزمودہ شوند۔

اے عزیزو، ہر ایک روح کا یقین نہ کرو، بلکہ روحوں کو آزالو کہ آیا وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں، کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ 1 یوحنا 4:1۔

مقصود دیگر، افزون بر شناسایی نقش نبوی ایالات متحدہ امریکا در این مطالعہ، آن است کہ پیام سری نہفتہ در کتاب مکاشفہ را کہ عیسی تا ہمین نسل خاص پنهان نگاہ داشت، شناسایی کنیم۔

پنهانی باتیں خداوند ہمارے خدا ہی کی ہیں؛ لیکن جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمیشہ تک ہمارے اور ہماری اولاد کی ہیں، تاکہ ہم اس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں۔ استثنا 29:29۔

اسرار نبوتی خداوند کہ آشکار می شوند، بدین منظورند کہ آنان کہ این سر را دریافت می کنند، شریعت او را نگاہ دارند۔ انسان ها تنها زمانی می توانند شریعت او را نگاہ دارند کہ بر دل ایشان مکتوب شدہ باشد۔ آن سری کہ در کتاب مکاشفہ از مہر گشودہ می شود، بخشی از فرایند نگاشتن شریعت خدا به وسیلہ روح القدس بر باطن و دل های ماست۔ آن سری کہ بر قوم خدا گشودہ می گردد، ہر گاہ و اگر با ایمان پذیرفتہ شود، عہد جدید را برقرار می سازد۔

ہاں، وہ دن آتے ہیں، خداوند فرماتا ہے، کہ میں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ ایک نیا عہد باندھوں گا؛ اُس عہد کے مطابق نہیں جو میں نے اُن کے باپ دادا کے ساتھ اُس دن باندھا تھا جب میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر انہیں مصر کی سرزمین سے نکال لایا؛ جس عہد کو انہوں نے توڑ ڈالا، اگرچہ میں اُن کا شوہر تھا، خداوند فرماتا ہے۔ بلکہ وہ عہد جو میں اُن دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ باندھوں گا یہ ہے، خداوند فرماتا ہے: میں اپنی شریعت اُن کے باطن میں رکھوں گا اور اُسے اُن کے دلوں پر لکھوں گا؛ اور میں اُن کا خدا ہوں گا، اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔ یرمیاہ 31:31-33۔

«در ایام آخر تاریخ این زمین، عہد خدا با قوم نگاہ دارندہ احکام او باید تجدید شود۔» Review and Herald، 26 فوریه 1914۔

مکاشفہ ۱:۱-۳ پیام هشدار نہایی:

مکاشفہ عیسی مسیح، کہ خدا اُن را به او داد تا امورِ را کہ می باید به زودی واقع شود، به بندگان خود بنمایاند؛ و او اُن را به واسطہ فرشتہ خود به بندہ خویش یوحنا فرستاد و اعلام کرد؛ همان کہ بر کلام خدا و بر شہادت عیسی مسیح، و بر ہر آنچه دید، گواہی داد۔ خوشا بہ حال اُن کہ

می‌خواند، و آنان که سخنان این نبوت را می‌شنوند و آنچه را در آن مکتوب است نگاه می‌دارند؛ زیرا وقت نزدیک است. مکاشفه ۱۱-۳

سه آیه نخست فصل اول مکاشفه آشکار می‌سازند که «مکاشفه عیسی مسیح» آخرین پیام برای بشریت است. به روشنی پیداست که این یک پیام است، زیرا «مکاشفه عیسی مسیح» از سوی پدر آسمانی به او عطا شد تا به بندگان خود آنچه را که «باید به زودی واقع شود» نشان دهد.

به ما گفته شده است که در نظر داشته باشیم که «روح القدس امور را چنان شکل داده است، هم در اعطای نبوت» و نیز «در رخدادهای به تصویر کشیده شده».

«روح القدس امور را، هم در اعطای نبوت و هم در وقایعی که به تصویر کشیده شده‌اند، چنان شکل داده است که تعلیم دهد عامل انسانی باید از نظر پنهان نگاه داشته شود، در مسیح مخفی گردد، و خداوند خدای آسمان و شریعت او باید متعال گردند. کتاب دانیال را بخوانید. تاریخ پادشاهی‌هایی را که در آنجا به تصویر درآمده‌اند، نکته به نکته، به یاد آورید.» شهادت‌ها برای خادمان، 112.

«رویدادهای به تصویر کشیده شده» و نیز «اعطای نبوت» در سه آیه نخست باب اول مکاشفه، به طور خاص فرایند گام به گام چگونگی ارتباط خدا با انسان‌ها را به تصویر می‌کشد، و همچنین مشخص می‌سازد که پیامی که ابلاغ می‌شود «مکاشفه عیسی مسیح» نامیده می‌شود.

پس عیسی مسیح با پیامی که از خدا دریافت کرده بود، دو کار انجام داد: آن را به واسطه فرشته خود فرستاد، و نیز همان پیام را به وسیله آن فرشته به رمز و علامت بیان کرد. سپس فرشته او آن پیام را نزد یوحنا نبی برد؛ او آن را به نگارش درآورد و برای کلیساهای فرستاد تا به دست من و شما برسد. سه آیه نخست به گونه‌ای «شکل داده شده» بودند به وسیله «روح القدس» تا هم بر «پیام» و هم بر «فرایند ارتباط» دخیل در رساندن آن پیام تأکید کنند.

سه آیه‌ای که در حال بررسی آن‌ها هستیم، پیام نهایی به بشریت را ارائه می‌کنند؛ اما نه صرفاً پیام نهایی—بلکه مهم‌تر از آن، این سه آیه نمایانگر آخرین پیام «هشدار» به سیاره زمین‌اند. صفت «هشدار» در این پیام آن‌گاه آشکار می‌شود که گروهی از اشخاص به سبب آن‌که «آنچه را که در آن نوشته شده است» خوانده، شنیده و نگاه داشته‌اند، «خوشا به حال» خوانده می‌شوند. گروهی از اشخاص وجود دارند که این هشدار را که به صورت «مکاشفه عیسی مسیح» ارائه شده است، نه خواهند خواند و نه خواهند شنید. برای آنان محال است که مبارک باشند. آشکار است که اگر گروهی برای خواندن، شنیدن و نگاه داشتن آنچه نوشته شده است مبارک‌اند، پس گروهی نیز هستند که مبارک نیستند. آیا شخصی پیام مکاشفه عیسی مسیح را خواهد خواند، خواهد شنید و نگاه خواهد داشت؟ اگر چنین کند، مبارک خواهد بود؛ و اگر نه، ملعون خواهد بود.

”نبی فرماتا: ‘مبارک بے وہ جو پڑھتا ہے’—کچھ ایسے ہیں جو نہیں پڑھیں گے؛ برکت اُن کے لیے نہیں ہے۔ ‘اور وہ جو سنتے ہیں’—کچھ ایسے بھی ہیں جو نبوتوں کے بارے میں کچھ بھی سننے سے انکار کرتے ہیں؛ برکت اس گروہ کے لیے نہیں ہے۔ ‘اور اُن باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اُس میں لکھی ہیں’—بہت سے لوگ مکاشفہ میں موجود تنبیہات اور ہدایات پر دھیان دینے سے انکار کرتے ہیں؛ ان میں سے کوئی بھی اس موعودہ برکت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ جو کوئی نبوت کے مضامین کا تمسخر اُڑاتا ہے اور ان علامات کا، جو یہاں نہایت سنجیدگی کے ساتھ دی گئی ہیں، مذاق بناتا ہے، اور جو اپنی زندگیوں کی اصلاح کرنے اور ابن آدم کی آمد کے لیے تیار ہونے سے انکار کرتے ہیں، وہ بے برکت رہیں گے۔“ The Great Controversy, 341

عبارت «زمان نزدیک است» در آیه سه نشان می‌دهد که در تاریخ، زمانی معین وجود دارد که پیام واپسین هشدار در آن فرا می‌رسد. «زمان» — (زمانی معین) — «نزدیک است». زمانی معین در شرف فرارسیدن است، زیرا نزدیک است، و قوم خدا (که به وسیله یوحنا نمادپردازی شده‌اند) این پیام را پیش از آن که «زمان» فرابرسد درمی‌یابند. یوحنا کتاب مکاشفه را در حدود پایان سده نخست نگاشت، با این حال این آیات نشان می‌دهند که در تاریخ، بسیار پس از سال ۱۰۰، نقطه‌ای خواهد بود که در آن پیام نهایی هشدار اعلام خواهد شد. هنگامی که آن «زمان» «نزدیک است»، پیامی که «اموری را که می‌باید به زودی واقع شود» معین می‌سازد، بر خادمان خدا مکشوف خواهد شد.

در این سلسله مقالات، کتاب مقدس و نوشته‌های الن وایت به عنوان مرجع به کار گرفته خواهند شد تا تبیین آیاتی را که بدان‌ها استناد می‌کنیم تأیید کنند.

هم ولیم ملر کی مرتب کرده نبوی تفسیر کے قواعد کا بھی حوالہ دیں گے، اور اس مجموعے میں متعین کردہ قواعد کا بھی جو Prophetic Keys کے عنوان سے موسوم ہے۔ ہم Habakkuk's Tables کہلانے والے نبوی مطالعے کو بھی بروئے کار لائیں گے۔

ما قصد نداریم هر قاعده‌ای را که به کار می‌بریم تعریف کنیم. برای اختصار، صرفاً به مجموعه «کلیدهای نبوی» ارجاع خواهیم داد برای هر کسی که مایل باشد برهانی مشروح‌تر درباره آن قاعده را مطالعه کند. در مجموعه «جداول حبقوق»، بر آنیم که به برخی ارائه‌ها اشاره کنیم که در آن‌ها موضوعی که ما به اختصار بدان خواهیم پرداخت، با عمق بیشتری بررسی شده است.

چنان‌که به مطالعه کتاب مکاشفه می‌پردازیم، پاسخ‌گویی عمومی را تشویق می‌کنیم؛ اما تنها به مطالبی پاسخ خواهیم داد که به مطالعه در حال جریان یاری رساند. دامنه بحث ما شامل سلسله‌ارائه‌های کنونی، قواعد نبوی‌ای که به کار می‌بریم، و اطلاعاتی خواهد بود که در جداول حبقوق یافت می‌شود.

مکاشفه عیسی مسیح، که خدا آن را به او عطا فرمود تا اموری را که می‌باید به زودی واقع شوند به بندگان خود نشان دهد؛ و آن را به واسطه فرشته خویش به بنده خود یوحنا فرستاد و اعلام نمود؛ همان که بر کلام خدا و بر شهادت عیسی مسیح و بر هر آنچه دید، گواهی داد. خوشا به حال آن که می‌خواند، و آنان که کلمات این نبوت را می‌شنوند و آنچه را در آن نوشته شده است نگاه می‌دارند، زیرا وقت نزدیک است. مکاشفه ۱:۱-۳

یونانی واژه‌ای که به «نشان داد» ترجمه شده است، به معنای «دلالت کردن» است. او این پیام را به واسطه فرشته «خود» فرستاد و آن را به واسطه فرشته «خود» نشان داد. فرشته «او» جبرائیل است.

«کلمات فرشته: "من جبرائیل هستم که در حضور خدا ایستاده‌ام"، نشان می‌دهد که او در دربارهای آسمانی مقامی بس ارجمند دارد. هنگامی که او با پیامی نزد دانیال آمد، گفت: "و هیچ‌کس نیست که در این امور با من ایستادگی کند، مگر میکائیل [مسیح]، امیر شما." دانیال 10:21. نجات‌دهنده در مکاشفه درباره جبرائیل می‌فرماید که: "آن را به وسیله فرشته خود به خدمتگذار خویش یوحنا فرستاد و ظاهر ساخت." مکاشفه 1:1. آرزوی اعصار، 99.

فرشته جبرائیل پیغام کے ساتھ بھیجا جاتا ہے، اور فرشتہ جبرائیل خود بھی اس پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔ جب نوع انسان تاریخ کے اُس موڑ پر پہنچتی ہے جہاں آخری تنبیہی پیغام کے منادی کیے جانے کے لیے "وقت نزدیک آ پہنچا ہے"، تو اُس آخری پیغام کی نمائندگی ایک فرشتہ کرتا ہے۔ مکاشفہ کی کتاب میں "پیغامات" اکثر فرشتوں کے طور پر ظاہر کیے گئے ہیں، اور ظاہر ہے کہ مکاشفہ میں "فرشتہ" کے لیے مترجم کیا گیا یونانی لفظ "پیام بر" کے معنی رکھتا ہے۔

هر مکاشفه‌ای از حقیقت خدا که در تاریخ پدیدار شده است، بی‌گمان مکاشفه‌ای از عیسی مسیح است؛ اما «مکاشفه عیسی مسیح» در باب نخست کتاب مکاشفه، آخرین هشدار برای نوع بشر است و در لحظه‌ای معین رخ می‌دهد که از آن به‌عنوان یک «زمان» یاد شده است. در کتاب مکاشفه، بخش دیگری نیز هست که یوحنا در آن اشاره می‌کند که «زمان نزدیک است». آن بخش دیگر، شاهی دوم فراهم می‌آورد تا ادعاهای آغازینی را که درباره آیات یک تا سه مطرح کرده‌ام، بیازماید.

و به من گفت: این سخنان امین و راست است؛ و خداوند، خدای انبیای مقدّس، فرشته خود را فرستاد تا اموری را که به‌زودی باید واقع شود، به بندگان خویش نشان دهد. اینک، به‌زودی می‌آیم؛ خوشا به حال کسی که سخنان نبوت این کتاب را نگاه می‌دارد.

و من، یوحنا، این امور را دیدم و شنیدم. و چون شنیدم و دیدم، به زیر افتادم تا پیش پای آن فرشته‌ای که این امور را به من نشان داده بود، سجده کنم.

آنگاه به من گفت: زنه‌ار، چنین مکن؛ زیرا من هم‌غلام تو هستم و از برادرانت، انبیا، و از آنان که سخنان این کتاب را نگاه می‌دارند. خدا را پرستش کن.

ۛ هن مون کي چيو، "هن کتاب جي نبوت جي ڳالھين تي مهر نه ھڻ، ڇالاءِ جو وقت ويجهو آھي. جي ڪو بي انصاف آھي، سو اڃا بي انصاف ئي رھي؛ ۛ جي ڪو ناپاڪ آھي، سو اڃا ناپاڪ ئي رھي؛ ۛ جي ڪو راستباز آھي، سو اڃا راستباز ئي رھي؛ ۛ جي ڪو پاڪ آھي، سو اڃا پاڪ ئي رھي." مڪاشفو 6:22-11.

در پایان کتاب مکاشفه، همان موضوعی را می‌یابیم که در آغاز مکاشفه آمده است. بار دیگر به فرایند ابلاغ و پیام اشاره می‌شود، آن‌گاه که «یهوه خدا» فرشته خود را فرستاد تا چیزهایی را که می‌باید به‌زودی واقع شود به بندگان خود نشان دهد. و همین که بندگان، پیامی را که «چیزهایی را که می‌باید به‌زودی واقع شود» مشخص می‌سازد، مشاهده می‌کنند، مسیح اعلام می‌دارد که به‌زودی می‌آید. این همان پیامی است که پیش از آمدن ثانوی مسیح قرار دارد، و از این رو پیام نهایی هشدار است—دقیقاً همان پیامی که در آیه نخست باب اول به‌عنوان «مکاشفه عیسی مسیح» معرفی شده است. برکتی که در سه آیه نخست مکاشفه وعده داده شده است، با این بیان تکرار می‌شود که: «خوشا به حال آن که سخنان نبوت این کتاب را نگاه می‌دارد».

در این آیات، بسط فرایند ارتباطی‌ای را می‌یابیم که در فصل نخست بیان شده است؛ زیرا درمی‌یابیم که پس از آن که جبرئیل پیام را به یوحنا می‌رساند، یوحنا چنان از آن پیام مبهوت و مغلوب می‌شود که می‌کوشد جبرئیل را پرستش کند؛ و آنگاه جبرئیل از این سوءفهم یوحنا بهره می‌گیرد تا روشن سازد که فرشتگان آسمانی، انبیای زمینی، و همه آنان که سخنان این پیام را نگاه می‌دارند، «هم‌خادمان» اند که باید خدای خالق را بپرستند، نه مخلوق خدا را.

این آیات همان رویدادها و همان پیامی را توصیف می‌کنند که ما در فصل نخست در نظر داریم. آن‌ها همان گفتارهای امین و راستین را تکرار می‌کنند که به بندگان خدا نشان می‌دهند چه چیزها باید به‌زودی واقع شود. این پیام بار دیگر در چارچوب فرایند ارتباط میان خدا و بندگان او قرار داده شده است. در فصل بیست و دوم، شواهد بیشتری می‌یابیم که این پیام، پیام هشدار نهایی است، زیرا «زمانی» که «نزدیک است» به‌عنوان زمانی مشخص شده که درست پیش از بسته شدن مهلت آزمون بشر واقع می‌شود؛ زیرا این اعلام که «آن که ظالم است، باز ظلم کند؛ و آن که آلوده است، باز آلوده باشد؛ و آن که عادل است، باز عدالت ورزد؛ و آن که مقدس است، باز مقدس باشد»، پایان مهلت آزمون را مشخص می‌سازد، و آغاز هفت بلای آخر را نشان می‌دهد، که آن‌ها نیز به نوبه خود با آمدن دوم مسیح به پایان می‌رسند.

«و در آن زمان میکائیل، آن رئیس عظیمی که برای پسران قوم تو ایستاده است، برخواهد خاست؛ و زمان تنگی‌ای خواهد بود چنان‌که از هنگامی که امتی به وجود آمد تا آن زمان هرگز نبوده است؛ و در آن زمان، قوم تو، یعنی هر که در کتاب مکتوب یافت شود، رهایی خواهد یافت.» دانیال ۱۲:۱.

«هنگامی که پیام فرشته سوم پایان می‌یابد، رحمت دیگر برای ساکنان گناهکار زمین شفاعت نمی‌کند. قوم خدا کار خود را به انجام رسانده‌اند. آنان «باران آخر» و «تازگی از حضور خداوند» را دریافت کرده‌اند، و برای ساعت آزمایش پیش روی خویش آماده‌اند. فرشتگان در آسمان با شتاب به این سو و آن سو در رفت‌وآمدند. فرشته‌ای که از زمین باز می‌گردد اعلام می‌کند که کار او به پایان رسیده است؛ آزمون نهایی بر جهان آورده شده، و همه کسانی که وفاداری خود را به فرامین الهی ثابت کرده‌اند، «مهر خدای زنده» را دریافت کرده‌اند. آنگاه عیسی شفاعت خویش را در قدس بالا متوقف می‌سازد. او دست‌های خود را بلند می‌کند و با صدایی بلند می‌گوید: «انجام شد؛ و تمامی سپاه فرشتگان تاج‌های خود را برمی‌دارند، آنگاه که او این اعلام خطیر را بیان می‌کند: «هر که ظالم است، باز هم ظلم کند؛ و هر که نجس است، باز هم نجاست ورزد؛ و هر که عادل است، باز هم عدالت کند؛ و هر که مقدس است، باز هم تقدیس شود.» مکاشفه 22:11. هر پرونده‌ای برای حیات یا موت تصمیم گرفته شده است.» نبرد عظیم، 613.

در آغاز کتاب مکاشفه و در پایان کتاب مکاشفه همان داستان ارائه شده است. با کنار هم نهادن این دو بخش درمی‌یابیم که «مکاشفه عیسی مسیح» آخرین پیام هشدار به بشریت پیش از آمدن ثانوی مسیح است. این پیام به گونه‌ای نمادین به وسیله فرشته‌ای بازنمایی شده است که درست پیش از بسته شدن مهلت آزمایش فرامی‌رسد. این پیام، بر پایه اینکه آیا انسان‌ها آن پیامی را که هنگامی که «وقت نزدیک است» گشوده می‌شود—درست پیش از بسته شدن مهلت آزمایش—می‌خوانند، می‌شنوند و نگاه می‌دارند یا نه، بشریت را به دو طبقه تقسیم می‌کند.

«چون به پایان تاریخ این جهان نزدیک می‌شویم، نبوت‌های مربوط به ایام آخر به ویژه مطالعه ما را می‌طلبند. آخرین کتاب عهد جدید سرشار از حقایقی است که ما نیاز داریم آن‌ها را درک کنیم. شیطان ذهن‌های بسیاری را کور ساخته است، به گونه‌ای که آنان از هر بهانه‌ای برای آن‌که مکاشفه را موضوع مطالعه خود نسازند، خشنود بوده‌اند.»

کتاب مکاشفه، در پیوند با کتاب دانیال، مطالعه‌ای دقیق و موشکافانه را می‌طلبد. هر معلم خدا ترس باید ببیندیشد که چگونه می‌توان به روشن‌ترین وجه، انجیل را که نجات‌دهنده ما شخصاً آمد تا به بنده خود یوحنا بشناساند، دریابد و عرضه کند—«مکاشفه عیسی مسیح که خدا آن را به او داد تا اموری را که باید به زودی واقع شود، به بندگان خود نشان دهد.» هیچ‌کس نباید به سبب نمادهای ظاهراً رازآلود آن، در مطالعه مکاشفه دلسرد شود. «اگر کسی از شما محتاج حکمت باشد، آن را از خدا بخواهد که به همه سخاوتمندانه عطا می‌کند و ملامت نمی‌نماید.» «خوشا به حال کسی که می‌خواند، و آنان که سخنان این نبوت را می‌شنوند و آنچه را که در آن نوشته شده است نگاه می‌دارند؛ زیرا وقت نزدیک است.» ما باید حقایق عظیم و پرهیبت مندرج در کتاب مکاشفه را به جهان اعلام کنیم. این حقایق باید در متن طرح‌ها و اصول کلیسای خدا راه یابند. لازم است این کتاب با دقتی بیشتر و کوششی فزون‌تر مطالعه شود، و حقایق نهفته در آن با جدیتی افزون‌تر عرضه گردد؛ حقایقی که به همه کسانی مربوط است که در این ایام آخر زندگی می‌کنند. همه آنان که خود را برای ملاقات با خداوند خویش آماده می‌سازند، باید این کتاب را موضوع مطالعه جدی و دعا قرار دهند. این کتاب دقیقاً همان است که نامش بر آن دلالت می‌کند—مکاشفه‌ای از مهم‌ترین رویدادهایی که در روزهای آخر تاریخ این زمین واقع خواهد شد. یوحنا، به سبب اعتماد وفادارانه خود به کلام خدا و شهادت عیسی مسیح، به جزیره پطمس تبعید شد. اما تبعید او وی را از مسیح جدا نساخت. خداوند در تبعید به دیدار بنده وفادار خود آمد و درباره آنچه قرار بود بر جهان واقع شود، به او تعلیم داد.

«این تعلیم برای ما از بزرگ‌ترین اهمیت برخوردار است؛ زیرا ما در ایام آخر تاریخ این زمین زندگی می‌کنیم. به زودی به تحقق وقایعی که مسیح به یوحنا نشان داد که باید روی دهند، وارد خواهیم شد. هنگامی که رسولان خداوند این حقایق خطیر را عرضه می‌دارند، باید دریابند که با موضوعاتی سر و کار دارند که دارای اهمیت ابدی است، و باید در پی تعمید روح القدس باشند، تا نه سخنان خود، بلکه سخنانی را که خدا به ایشان عطا می‌کند، بر زبان آورند.»

کتاب مکاشفه لوگوں پر کھولا جانا چاہیے۔ بہت سوں کو یہ سکھایا گیا ہے کہ یہ ایک مہر بند کتاب ہے، لیکن یہ صرف انہی کے لیے مہر بند ہے جو حق اور نور کو رد کرتے ہیں۔ جو سچائیاں اس میں موجود ہیں ان کا اعلان کیا جانا چاہیے، تاکہ لوگوں کو ان واقعات کے لیے تیار ہونے کا موقع ملے جو بہت جلد وقوع پذیر ہونے والے ہیں۔ تیسرے فرشتے کا پیغام ایک ہلاک ہوتی ہوئی دنیا کی نجات کے لیے واحد امید کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے۔

«خطراتِ ایام آخر بر ما فرود آمدہ است، و در خدمتِ خود باید مردم را از خطری کہ در آن بہ سر می‌برند، ہشدار دہیم۔ مبدا صحنہ‌های پرابہتی کہ نبوت آشکار ساختہ است بہ زودی واقع خواہند شد، بی‌توجہ رہا شوند۔ ما رسولانِ خدا ہستیم و زمانی برای از دست دادن نداریم۔ آنان کہ بخواہند ہمکارانِ خداوند ما عیسیٰ مسیح باشند، علاقہ‌ای عمیق بہ حقایقی کہ در این کتاب یافت می‌شود نشان خواہند داد۔ با قلم و زبان خواہند کوشید امور شگفت‌انگیزی را کہ مسیح از آسمان آمد تا آشکار سازد، بہ روشنی بیان کنند۔» Signs of the Times, July 4, 1906.

بیش از یکصد سال پیش، در سال 1906، به ما اعلام شد کہ بہ زودی «وارد تحققِ وقایعی خواہیم شد کہ مسیح بہ یوحنا نشان داد تا بہ وقوع پیوندند۔» این پیام ہنوز در سال 1906 مہر و موم شدہ بود۔ مہم است کہ دریابیم پیام مکاشفہ عیسیٰ مسیح درست پیش از آن کہ این وقایع رخ دہند، بر قوم خدا گشودہ می‌شود۔ بہ ما گفتہ شدہ است کہ کتاب مکاشفہ «دقیقاً همان چیزی است کہ نام آن دلالت می‌کند،—مکاشفہ‌ای از مہم‌ترین رویدادہایی کہ قرار است در آخرین روزہای تاریخ این زمین واقع شوند۔»

آنان گشودہ می‌شوند تا قوم خدا ہشدار را اعلام کنند، تا آنان کہ این ہشدار را می‌شنوند «فرصتی برای آمادہ شدن جہت رویدادہایی کہ بہ زودی واقع خواہند شد» داشتہ باشند۔ شایان توجہ است (زیرا یوحنا نمایانگر قوم خدا در آن برہہ از تاریخ است کہ این پیام باید اعلام گردد) کہ یوحنا دو موضوعی را کہ بہ سبب آنها مورد آزار و جفا قرار می‌گرفت، مشخص می‌سازد۔ او «بہ سبب اعتماد وفادارانہ اش بہ کلام خدا و شہادتِ مسیح» «بہ جزیرہٗ پطمس تبعید شد»۔ او تبعید شد، زیرا ہم کتاب مقدس و ہم روح نبوت را، کہ همان «شہادتِ عیسی» است، پذیرفتہ بود۔

پس من نزد پاہای او افتادم تا او را بپرستم۔ و او بہ من گفت: زنہار، چنین مکن؛ من ہم خدمت تو ہستم و از برادرانت کہ شہادتِ عیسی را دارند۔ خدا را بپرست؛ زیرا شہادتِ عیسی روح نبوت است۔ مکاشفہ 19:10.

یوحنا نمایندہٗ قومی در پایانِ جہان است کہ پیام مکاشفہٗ عیسیٰ مسیح را درک می‌کنند و بہ سبب پایبندی بہ ہر دو، یعنی کتاب مقدس و روح نبوت، مورد آزار و جفا قرار می‌گیرند۔

در سہ آیہٗ نخستِ باب اوّل، فرایندِ ارتباطِ میانِ خدای پدر و بندگان او مورد تأکید قرار گرفتہ است۔ باب بیست و دو این روایتِ مربوط بہ فرایندِ ارتباط را تکمیل می‌کند۔ این دو بخش، آغاز و انجام کتاب مکاشفہ را نمایندگی می‌کنند و با ہم، نقشِ یوحنا را در تصویرِ نبوی بہ تفصیل بیان می‌دارند۔ او صرفاً کسی نیست کہ کلماتِ مکاشفہ را نوشت، بلکہ ہمچنین نمایندہٗ کسانی است کہ در پایانِ جہان، پیام ہشدارِ نہایی را ابلاغ می‌کنند۔

خداوند کلام را عطا کرد؛ جماعتِ مبلّغان آن عظیم بودند. مزمور ۱۴۶:۸

یوحنا «چیزهایی» را که پیام را تشکیل می‌دهند «دید» و «شنید» و مأمور شد که آن پیام را بنویسد و به کلیساها بفرستد.

قائلاً: أنا الألف والياء، الأول والآخر؛ والذي تراه اكتبه في كتاب، وأرسله إلى الكنائس السبع التي في آسيا: إلى أفسس، وإلى سميرنا، وإلى برغامس، وإلى ثياتيرا، وإلى ساردس، وإلى فيلادلفيا، وإلى لاودكية. رؤيا 1:19.

آنچه او «شنید» و «دید» مأمور شد که بنویسد و به هفت کلیسای آسیای صغیر بفرستد؛ اما هنگامی که نوبت به کلیساهای منفرد رسید، عیسی پیام‌ها را مستقیماً به یوحنا املا کرد، زیرا هر پیام به هر یک از آن هفت کلیسا با این عبارت آغاز می‌شود: «و به فرشته کلیسای ... بنویس.» عیسی پیام‌های جداگانه به کلیساها را املا کرد.

عیسی بر یوحنا املا کرد، و همچنین عیسی به یوحنا فرمود آنچه را دیده و شنیده بود بنویسد؛ و یکبار نیز عیسی به یوحنا فرمود آنچه را شنیده بود، «نویسد».

اور اُس نے بڑے زور کی آواز سے پکارا، جیسے شیر دھاڑتا ہے؛ اور جب اُس نے پکارا تو سات گرجوں نے اپنی اپنی آوازیں نکالیں۔ اور جب سات گرجوں نے اپنی آوازیں نکال لیں تو میں لکھنے ہی والا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی جو مجھ سے کہہ رہی تھی، جو کچھ سات گرجوں نے کہا ہے اُس پر مہر کر دے، اور اُسے نہ لکھ۔ مکاشفہ 10:3، 4.

به یوحنا گفته شد آنچه هفت رعد گفتند مَهر و موم کند، و با این کار، او پیام هفت رعد را مَهر و موم می‌کرد؛ همان‌گونه که به دانیال فرمان داده شد کتاب خود را تا زمان آخر مَهر و موم کند.

اما تو، ای دانیال، این سخنان را پنهان دار و کتاب را تا زمان آخر مَهر کن؛ بسیاری به هر سو رفت و آمد خواهند کرد، و معرفت افزون خواهد شد.... و او گفت: ای دانیال، راه خود را در پیش گیر؛ زیرا این سخنان تا زمان آخر بسته و مَهر شده است. دانیال ۴:۱۲، ۹.

«پس از آن که این هفت رعد صداهاى خود را برآوردند، فرمان به یوحنا داده مى‌شود، همان‌گونه که در مورد کتاب کوچک به دانیال داده شد: "آنچه را که هفت رعد بر زبان آوردند، مَهر کن."» تفسیر کتاب مقدس ادونتیست روز هفتم، جلد ۷، ص. ۹۷۱.

آنچه ما مشخص می‌کنیم این است که هم در پایان و هم در آغاز کتاب مکاشفه، پیامی معین شده است. فرایند ابلاغ آن پیام نیز مشخص شده است. نقشی که یوحنا در ابلاغ این پیام ایفا می‌کند، به طور خاص مورد توجه قرار گرفته است. گاه او صرفاً آنچه را دید و شنید، نوشت. در مواردی دیگر، مطالب به او دیکته شد، و یک بار نیز به او گفته شد آنچه را شنیده بود، بنویسد. پیام مکاشفه عیسی مسیح از سوی پدر، به عیسی، به جبرئیل، و سپس به نبی، یوحنا، داده می‌شود؛ کسی که مسئولیت یافت پیام را بنویسد و آن را به کلیساها بفرستد.

آن چیزهایی را که دیده‌ای، و آن چیزهایی را که هستند، و آن چیزهایی را که پس از این خواهند شد، بنویس. مکاشفه ۱:۱۹.

ممکن است بتوان آیه را خواند و اصل نبوی شناخته‌شده در فرمان داده‌شده به یوحنا برای نوشتن را بازشناخت. نوشتن «چیزها»یی که دیده و شنیده شده‌اند، ثبت تاریخ جاری است، زیرا در زمان یوحنا آن «چیزها» وجود داشتند. ثبت تاریخ جاری، و بدین‌سان هم‌زمان نوشتن چیزهایی که در آینده خواهند بود، قاعده اصلی نبوی در کتاب مکاشفه است. از یوحنا برای تأکید و نشان دادن همان اصل و اهمیت آن استفاده شده است، زیرا اساساً به او گفته شد «آنچه هست، و» را بنویسد، و بدین‌وسيله تو «آنچه

بعد از این خواهد شد» را نیز خواهی نوشت، زیرا تاریخ تکرار می‌شود. این شیوه نبوی، امضای عیسی است، زیرا امضا نام است و نام او در فصل نخست مکاشفه، آلفا و امگا است. او پایان را با آغاز معرفی می‌کند.

ما تازه مطالعه «مکاشفه عیسی مسیح» را آغاز کرده‌ایم و اکنون آیات نخستین سه‌گانه باب اول را مورد بررسی قرار می‌دهیم. پیام هشدار نهایی که عنوان آن «مکاشفه عیسی مسیح» است، از پدر آسمانی به عیسی، از عیسی به جبرائیل، و از جبرائیل به یوحنا ابلاغ می‌شود؛ و یوحنا آن را در کتابی ثبت می‌کند تا به کلیساها فرستاده شود. از آنجا که این پیام به‌گونه‌ای بسیار مستقیم «مکاشفه عیسی مسیح» نامیده شده است، مهم است توجه کنیم که از میان همه عناصری که از طریق کلام الهام‌شده برای انسان‌ها نوشته شده و مسیح را آشکار ساخته‌اند، آن ویژگی یگانه اینک عیسی کیست و چیست، در عمل یوحنا در ثبت این پیام به تصویر کشیده شده است. او هنگامی که چیزهایی را که در آن زمان بودند می‌نوشت، همان‌گاه چیزهایی را نیز می‌نوشت که هنوز می‌بایست واقع شوند.

حقیقت تکرار تاریخ اُس وقت نمایاں होती ہے جب یوحنا اپنے زمانہ و عہد کے لیے ایک تنبیہ تحریر کرتا ہے، جو آئندہ زمانے کے لیے بھی ایک تنبیہ ہے۔ جب یوحنا نے مسیحی کلیسیا کے آغاز میں سات کلیسیاؤں کو لکھا، تو وہ دنیا کے خاتمہ پر قائم مسیحی کلیسیا کے لیے بھی ایک تنبیہ قلم بند کر رہا تھا۔ مسیح کی سیرت کی یہ صفت اُس وقت ظاہر होती ہے جب مسیح کو الفا اور اومیگا، یا ابتدا اور انتہا، یا اول اور آخر کہا جاتا ہے۔ درحقیقت، بائبل مسیح کی سیرت کی اسی صفت کو اُس ثبوت کے طور پر بیان کرتی ہے کہ وہی واحد خدا ہے۔

در فصل نخست کتاب مکاشفه، عیسی خود را آلفا و امگا معرفی می‌کند.

در روز خداوند در روح بودم، و از پشت سر خود آوازی عظیم شنیدم، همچون صدای شیپور، که می‌گفت: من الفا و امگا، اول و آخر هستم؛ و آنچه می‌بینی، در کتابی بنویس و آن را به هفت کلیسای که در آسیا هستند بفرست: به افسس، و ازمیر، و پرغامس، و تیاتیرا، و ساردس، و فیلادلفیا، و لائودیکه.

اور میں یہ دیکھنے کو مڑا کہ وہ آواز کون سی تھی جو مجھ سے کلام کر رہی تھی۔ اور جب میں مڑا تو میں نے سونے کے سات شمعدان دیکھے؛ اور ان سات شمعدانوں کے درمیان ایک شخص ابن آدم کی مانند نظر آیا، جو پاؤں تک لمبا لباس پہنے ہوئے تھا اور سینے پر سونے کا کمر بند باندھے ہوئے تھا۔ اُس کا سر اور اُس کے بال اُن کی مانند سفید، بلکہ برف کی مانند سفید تھے؛ اور اُس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند تھیں؛ اور اُس کے پاؤں خالص پیتل کی مانند تھے، گویا بھٹی میں تپائے گئے ہوں؛ اور اُس کی آواز بہت سے پانیوں کے شور کی مانند تھی۔ اور اُس کے دینے ہاتھ میں سات ستارے تھے؛ اور اُس کے منہ سے ایک تیز دودھاری تلوار نکلتی تھی؛ اور اُس کا چہرہ ایسا تھا جیسے سورج اپنی پوری تابانی میں چمکتا ہے۔

و چون او را دیدم، چون مرده بر پای‌هایش افتادم. و او دست راست خود را بر من نهاد و به من گفت: مترس؛ من اول و آخر هستم. مکاشفه ۱:۱۰-۱۷.

در این آیات حقیقت بسیاری نهفته است، اما در اینجا فقط مایلم اشاره کنم که هنگامی که یوحنا آواز مسیح را، همچون آوای شیپور، شنید و برگشت تا ببیند آن که با او سخن می‌گفت چه کسی است، عیسی مسیح را به‌عنوان کاهن اعظم آسمانی در مکان مقدس قدس آسمانی دید. سپس عیسی خویشتن را الف و یا و نیز اول و آخر معرفی کرد. در پیام و ابلاغ آن در سه آیه نخست، ما خطی از حقیقت را یافتیم که با خط حقیقت در پایان مکاشفه متناظر بود. عیسی، به‌عنوان الف و یا، پایان را با آغاز و آخر را با اول به تصویر می‌کشد. در پایان کتاب مکاشفه، همان‌گونه که در آغاز، او بار دیگر خویشتن را الف و یا معرفی می‌کند.

اور اُس نے مجھ سے کہا، یہ باتیں سچی اور برحق ہیں؛ اور خداوند، جو مقدس نبیوں کا خدا ہے، نے اپنے فرشتہ کو بھیجا تاکہ اپنے بندوں پر وہ باتیں ظاہر کرے جو عنقریب واقع ہونا ضرور ہیں۔ دیکھ، میں جلد آنے والا ہوں؛ مبارک ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

و من، یوحنا، این چیزها را دیدم و شنیدم. و چون شنیدم و دیدم، در برابر پای های آن فرشته که این چیزها را به من نشان داده بود، به خاک افتادم تا او را عبادت کنم. آنگاه به من گفت: زنهار، چنین مکن؛ زیرا من همکار خدمتگذار تو هستم و از برادرانت، انبیا، و از آنان که سخنان این کتاب را نگاه می دارند. خدا را عبادت کن.

او به من گفت: «سخنان نبوت این کتاب را مہر مکن، زیرا زمان نزدیک است.»

آن کہ ظالم است، بگذار همچنان ظلم کند؛ و آن کہ ناپاک است، بگذار همچنان ناپاک بماند؛ و آن کہ عادل است، بگذار همچنان عدالت ورزد؛ و آن کہ مقدس است، بگذار همچنان مقدس بماند.

و اینک، بہ زودی می آیم، و پاداش من با من است تا بہ ہر کس برحسب اعمالش جزا دہم. من الفا و امگا ہستم، ابتدا و انتہا، اول و آخر. مکاشفہ 22:7-13.

کتاب مکاشفہ با دقت بیان می کند کہ ہنگامی کہ یوحنا این پیام را ثبت می کند، این پیام بر اصل «آغاز، پایان را بہ تصویر می کشد» مبتنی خواہد بود. این پیام نخستین حقیقتی است کہ در کتاب مکاشفہ گشودہ می شود، و همان حقیقت، آخرین چیزی است کہ در این کتاب بیان می گردد. و در شہادت آغاز و انجام کتاب مکاشفہ، عیسی خویشتن را آلفا و امگا، آغاز و انجام، و نیز اول و آخر معرفی می کند.

نخستین سہ آیہ کتاب مکاشفہ، پیام ہشدار نہایی برای بشریت را مشخص می سازند. این همان ہشدار است کہ پیش از ہفت بلای آخر و آمدن دوبارہ مسیح قرار دارد. پیام مکاشفہ عیسی مسیح «بہ واسطہ فرشتہ او» «فرستادہ شد و بہ رمز بیان گردید».

ہمان پیام ہشدار دہندہ سپس در آخرین بخش مکاشفہ شناسایی می شود، و نیز بہ صورت فرشتہ سوم مکاشفہ چہارہ بہ تصویر کشیدہ شدہ است.

اور تیسرے فرشتے نے اُن کے پیچھے پیچھے آ کر بلند آواز سے کہا، اگر کوئی شخص اُس حیوان اور اُس کے بت کی پرستش کرے، اور اُس کی چھاپ اپنے ماتھے پر یا اپنے ہاتھ پر لے، تو وہ بھی خدا کے غضب کی اُس مے میں سے پئے گا جو اُس کے قہر کے پیالے میں ہے آمیزش انڈیلی گئی ہے؛ اور وہ مقدس فرشتوں کے سامنے اور برہ کے سامنے آگ اور گندھک میں عذاب دیا جائے گا۔ اور اُن کے عذاب کا دھواں ابدالآباد اُٹھتا رہے گا؛ اور جو حیوان اور اُس کے بت کی پرستش کرتے ہیں، اور جو کوئی اُس کے نام کی چھاپ لیتا ہے، اُنہیں نہ دن کو آرام ہے نہ رات کو۔ مکاشفہ 14:9-11.

پیام ہشدار نہایی، همان پیامی است کہ بہ صورت فرشتہ سوم بہ تصویر کشیدہ شدہ است. این، ہشدار نہایی است، زیرا بہ طور مستقیم آخرین آزمون بشر را مشخص می سازد. فرشتہ دیگری نیز در پی آن می آید و بہ فرشتہ سوم می پیوندد، و آن فرشتہ نیز همان پیام ہشدار نہایی است.

اور ان باتوں کے بعد میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا، جو بڑے اختیار کا مالک تھا؛ اور زمین اُس کے جلال سے روشن ہو گئی۔ اور اُس نے زور سے بڑی آواز میں پکار کر کہا، بڑا بابل گر گیا، گر گیا، اور وہ بدروحوں کا مسکن، اور ہر ناپاک روح کا ٹھکانا، اور ہر ناپاک اور نفرت انگیز پرندے کا پنجرہ بن گیا ہے۔ کیونکہ سب قومیں اُس کی حرام کاری کے غضب کی مے میں سے پی چکی ہیں، اور زمین کے بادشاہوں نے اُس کے ساتھ حرام کاری کی ہے، اور زمین کے سوداگر اُس کی عیش پرستی کی فراوانی سے دولت مند ہو گئے ہیں۔

و از آسمان صدای دیگری شنیدم که می‌گفت: «ای قوم من، از او بیرون آیید، مبادا در گناهانش شریک شوید و از بلاهایش نصیبی برید. زیرا گناهانش تا به آسمان رسیده است، و خدا بی‌عدالتی‌های او را به یاد آورده است.» مکاشفه ۱۸:۵-۵.

پیامی که مکاشفه عیسی مسیح است، در باب اول، باب چهاردهم، باب هجدهم و باب بیست و دوم نمایانده شده است. این پیام به وسیله فرشته‌ای دلالت می‌شود که در نخستین و آخرین اشاره در مکاشفه به عنوان فرشته جبرئیل شناخته شده است، و سپس در باب‌های چهاردهم و هجدهم، این پیام به طور نمادین به وسیله فرشته‌ای که در آسمان پرواز می‌کند یا از آسمان فرود می‌آید، بازنمایی می‌گردد.

فرشته‌ای که در باب هجده از آسمان فرود می‌آید، پیش‌تر در باب ده به صورت نمادین معرفی شده است، آن‌گاه که فرشته‌ای فرود می‌آید و یک پای خود را بر خشکی و پای دیگر را بر دریا می‌نهد. آن فرشته کتابی دارد که به یوحنا فرمان داده می‌شود آن را بخورد؛ کتابی که دهان او را شیرین و شکمش را تلخ می‌سازد. کتابی که یوحنا می‌خورد، پیامی است، و پیامی که در این کتابچه کوچک نمود یافته است، نمونه و نماد پیام فرشته مکاشفه هجده است؛ از این‌رو، آن نیز بازنمایی پیام نهایی هشدار است.

ما به ما گفته شده است که پیام خدا به وسیله فرشته‌ای فرستاده شد و به واسطه او به اشارت بیان گردید؛ و هنگامی که با دقت می‌کوشیم پیام هشدار نهایی را که در کتاب مکاشفه به تصویر کشیده شده است بیابیم، درمی‌یابیم که هفت بار یک فرشته پیام هشدار نهایی را نشان می‌دهد. در نخستین و آخرین مورد، آن فرشته جبرئیل بود. سپس در مکاشفه ده فرشته‌ای را می‌بینیم که با کتابی کوچک در دست خود فرود می‌آید. در مکاشفه چهارده سه فرشته دیگر داریم که همگی نمایانگر پیام هشدار نهایی‌اند. سپس در مکاشفه هجده فرشته دیگری داریم که نماینده همان پیام هشدار نهایی است. هفت پیام هشدار نهایی به وسیله فرشتگان بازنمایی شده‌اند. نخستین و آخرین، فرشته جبرئیل‌اند، و آن پنج فرشته‌ای که میان نخستین و آخرین قرار دارند، فرشتگانی نمادین‌اند.

البته هر یک از هفت کلیسا نیز فرشته‌ای دارند، اما آنان پیامی را به کلیساها حمل می‌کنند؛ حال آنکه پیام هشدار نهایی که درباره‌اش سخن گفته‌ایم، پیامی است که تمام جهان را در شمار مخاطبان خود دربر می‌گیرد.

هر یک از هفت خط نبوی که پیام هشدار نهایی را نمایندگی می‌کنند، باید با دقت بررسی شده و با یکدیگر هماهنگ گردند، اما در این مقطع مایلیم صرفاً یک اصل اساسی آلفا و امگا را تعریف کنم. نخستین باری که موضوعی در کلام خدا ذکر می‌شود، مهم‌ترین مرجع است. نخستین باری که «بذر» در کتاب مقدس ذکر شده، در پیدایش 1:11 است، جایی که به ما گفته می‌شود بذر «بر حسب جنس خود» ثمر خواهد آورد. نخستین اشاره به بذر بر این تأکید دارد که آن، DNA لازم را برای بازتولید خود در بردارد. عیسی کلام خدا را به عنوان بذری معرفی کرد.

در همان روز، عیسی از خانه بیرون رفت و بر کناره دریا نشست. و جماعتی بسیار نزد او گرد آمدند، به گونه‌ای که به کشتی درآمده، نشست؛ و تمامی آن جماعت بر ساحل ایستاده بودند. و او بسیاری چیزها را در مثل‌ها به ایشان گفت و فرمود،

هان، بذرافشانی برای کاشتن بیرون رفت؛ و چون بذر افشانند، بعضی دانه‌ها بر کنار راه افتاد، و مرغان هوا آمده، آنها را بلعیدند. بعضی بر جاهای سنگلاخ افتاد، آنجا که خاک بسیار نداشت؛ و بی‌درنگ رویید، زیرا عمق خاک نداشت. و چون آفتاب برآمد، سوخته شد؛ و چون ریشه نداشت، خشک گردید. و بعضی در میان خارها افتاد؛ و خارها روییده، آنها را خفه کرد. اما بعضی دیگر در زمین نیکو افتاد، و ثمر آورد: بعضی صد برابر، بعضی شصت برابر، و بعضی سی برابر. هر که

گوش شنوا دارد، بشنود.

و شاگردان آمده، بدو گفتند: چرا با ایشان به مثل‌ها سخن می‌گویی؟

او در پاسخ ایشان گفت: زیرا به شما عطا شده است که اسرار پادشاهی آسمان را بدانید، اما به آنان عطا نشده است. زیرا هر که دارد، به او داده خواهد شد، و او فراوانی بیشتری خواهد یافت؛ اما هر که ندارد، همان نیز که دارد از او گرفته خواهد شد. از این رو با ایشان به مثل‌ها سخن می‌گویم، زیرا با آنکه می‌بینند، نمی‌بینند؛ و با آنکه می‌شنوند، نمی‌شنوند و نیز در نمی‌یابند. و در ایشان نبوتِ اِشْعَیّا تحقق می‌یابد که می‌گوید: به شنیدن خواهید شنید و نخواهید فهمید؛ و به دیدن خواهید دید و درک نخواهید کرد؛ زیرا دل این قوم سنگین شده است، و گوش‌های ایشان در شنیدن کند شده، و چشمان خود را بسته‌اند؛ مبادا که هرگز با چشمان خود ببینند، و با گوش‌های خود بشنوند، و با دل خود بفهمند، و بازگشت کنند، و من ایشان را شفا دهم.

اما چشمان شما مبارک است، زیرا می‌بینند؛ و گوش‌های شما، زیرا می‌شنوند. زیرا هرآینه به شما می‌گویم که بسیاری از انبیا و مردان پارسا آرزو داشتند این چیزهایی را که شما می‌بینید، ببینند و ندیدند؛ و آن چیزهایی را که شما می‌شنوید، بشنوند و نشنیدند.

پس اینک مثلِ برزگر را بشنوید.

چون هر که کلام ملکوت را می‌شنود و آن را در نمی‌یابد، آن شریر می‌آید و آنچه را در دل او کاشته شده است، می‌ریاید. این است آن که بذر در کنار راه در او کاشته شد.

اما آن‌که بذر در جاهای سنگلاخ دریافت کرد، همان کسی است که کلام را می‌شنود و بی‌درنگ آن را با شادی می‌پذیرد؛ اما در خود ریشه ندارد، بلکه فقط مدتی پایدار می‌ماند؛ زیرا چون به سبب کلام، مصیبت یا جفا پدید آید، فوراً لغزش می‌خورد.

اما آن‌که بذر در میان خارها دریافت کرد، کسی است که کلام را می‌شنود؛ و اندیشه‌های این جهان و فریبندگی دولتمندی، کلام را خفه می‌کند، و او بی‌ثمر می‌گردد.

اور جس نے اچھی زمین میں بیج پایا، وہ وہی ہے جو کلام کو سنتا ہے اور اسے سمجھتا ہے؛ اور وہی پھل بھی لاتا ہے، اور پیداوار دیتا ہے، کوئی سو گنا، کوئی ساٹھ گنا، کوئی تیس گنا. متی 13:1-23.

دانه‌ای که کلام خداست، تمام دی‌ان‌ای لازم را برای پدید آوردن گیاهی کامل در خود دارد. نخستین ذکرِی که از موضوعی در کلام خدا می‌آید، همه عناصری را که از آن موضوع وجود دارد در بر می‌گیرد. این حقیقت با عنوان «قاعدهٔ نخستین ذکر» شناخته می‌شود. هرچه این قاعده دقیق‌تر بررسی شود، استواری آن آشکارتر می‌گردد.

پیش از آن‌که در شرح خود دربارهٔ آلفا و اُمگا و تعریف کلام خدا به عنوان بذری ادامه دهیم، شایسته است که از فرازی که همین اکنون از متی نقل کردیم، چند نکتهٔ مربوط را در بررسی خود از کتاب مکاشفه مورد توجه قرار دهیم. همه انبیا دربارهٔ پایان جهان سخن می‌گویند.

«هر یک از انبیای باستانی کمتر برای زمان خود سخن گفتند تا برای زمان ما، به‌گونه‌ای که نبوتِ ایشان برای ما نافذ و جاری است.» و این همه بر ایشان به‌جهتِ عبرت واقع شد، و مکتوب گردید برای تنبیه ما که انتهای عالم‌ها بر ما رسیده است.» اول قرنتیان 10:11. «که بر ایشان مکشوف شد که نه برای خود، بلکه برای ما خدمت می‌کردند در این اموری که الآن به شما خبر داده شده است به واسطهٔ آنان که با روح‌القدس فرستاده‌شده از آسمان به شما بشارت دادند؛ اموری که فرشتگان مشتاق نظر افکندن در آنها هستند.» اول پطرس 1:12....»

کتاب مقدس نے اپنی تمام قیمتی دولت اس آخری نسل کے لیے جمع کر کے یکجا کر دی ہے۔ عہد عتیق کی تاریخ کے تمام عظیم واقعات اور پربیت معاملات ان آخری ایام میں کلیسیا میں دہرائے جا چکے ہیں اور دہرائے جا رہے ہیں۔ منتخب پیغامات، جلد 3، 338، 339.

این بخش سے شاهد ارائه می دهد، (پولس، پطرس و الن وایت) که بر این واقعیت شهادت می دهند که همه انبیا درباره پایان جهان سخن می گویند؛ همان زمانی که راز موجود در کتاب مکاشفه گشوده می شود. بنابراین، در متی سیزده، هنگامی که عیسی گفت: «خوشا به حال چشمان شما، زیرا می بینند؛ و گوش های شما، زیرا می شنوند. زیرا هر آینه به شما می گویم که انبیای بسیار و مردان عادل آرزو داشتند آنچه را شما می بینید ببینند و ندیدند، و آنچه را شما می شنوید بشنوند و نشنیدند»، او همان برکتی را بیان می کرد که در سه آیه نخست باب اول مکاشفه ذکر شده است.

خوشا به حال آن که می خواند، و آنان که سخنان این نبوت را می شنوند و آنچه را در آن نوشته شده است نگاه می دارند، زیرا وقت نزدیک است. مکاشفه ۱:۳

عیسی مثل برزگر را بیان کرد، و سپس شاگردان به گفتگو با او درباره آن مثل کشانیده شدند. اما پیش از آن که به تعامل با عیسی وارد شوند، او برای آنان، و مهم تر از آن برای ما، فرمود: «هر که گوش شنوا دارد، بشنود.»

عیسی این مثل را بیان می کند و آن را با این هشدار برای کسانی که خواهند شنید، به پایان می رساند. سپس شاگردان به درون آن گفتگو هدایت می شوند، جایی که عیسی دست کم به سه اندیشه مهم می پردازد. او تمایزی میان دو طبقه از شنوندگان مشخص می سازد، و در این کار به بخشی از کتاب اشعیا اشاره می کند تا گواه دومی درباره دو طبقه از شنوندگان ارائه دهد (زیرا به یاد داشته باشید که همه این مطالب در چارچوب کسانی قرار دارد که خواهند شنید). اندیشه سومی که او مطرح می سازد، افزون بر دو طبقه از شنوندگان و کتاب اشعیا به عنوان گواه دوم، این حقیقت است که کلام خدا بذر است. بنابراین، این حقیقت که کلام خدا بذر است، بخشی از آن چیزی است که کسانی که مکاشفه عیسی مسیح را در باب اول مکاشفه می شنوند، باید بشنوند. در سه آیه نخست، دو شنونده وجود دارند، همان گونه که در متی سیزده نیز دو طبقه از شنوندگان وجود دارد. متی سیزده صرفاً بینشی درباره شیوه های گوناگونی می افزاید که کسانی که از شنیدن سر باز می زنند، در آن شیوه ها انتخاب می کنند که نشنوند. و گواهی اشعیا حتی بیش از این نیز بر پیامی که باید بشنویم می افزاید.

در سالی که عزای پادشاه وفات یافت، خداوند را دیدم که بر تختی بلند و برافراشته نشسته بود، و دامن ردای او هیکل را پر ساخته بود. بالای آن سرافیم ایستاده بودند؛ هر یک شش بال داشت: با دو بال روی خود را می پوشانید، و با دو بال پاهای خویش را می پوشانید، و با دو بال پرواز می کرد. و یکی دیگری را ندا داده، می گفت: «قدوس، قدوس، قدوس، یهوه صباوت است؛ تمامی زمین از جلال او مملو است.» و آستانه های در از آواز او که ندا می داد به لرزه درآمد، و خانه از دود پر شد.

پس گفتم: وای بر من! زیرا که هلاک شده ام؛ چون مردی ناپاک لب هستم و در میان قومی ناپاک لب ساکنم؛ زیرا چشمانم پادشاه، یهوه صباوت، را دیده است.

پس یکی از سرافیم نزد من پرید، در حالی که اخگری فروزان در دست داشت، که آن را با انبر از روی مذبح برگرفته بود. و آن را بر دهانم نهاد و گفت: اینک، این لب های تو را لمس کرده است؛ و گناهت برداشته شد و خطایت کفاره گردید.

باز صدای خداوند را شنیدم که می گفت: «که را بفرستم، و چه کسی برای ما خواهد رفت؟» آنگاه گفتم: «لبیک، من اینجا هستم؛ مرا بفرست.»

و او گفت: برو و به این قوم بگو: هرچند به راستی می شنوید، اما درک نکنید؛ و هرچند به راستی می بینید، اما ادراک ننمایید. دل این قوم را فریه ساز، و گوش های ایشان را سنگین کن، و چشمانشان را ببند؛ مبادا با چشمان خود ببینند، و با گوش های خود بشنوند، و با دل خود بفهمند، و بازگشت کنند، و شفا یابند.

پس گفتیم: «ای خداوند، تا به کی؟» و او پاسخ داد: «تا آن گاه که شهرها بی سکنه ویران شوند، و خانه ها از آدمی خالی گردند، و سرزمین به کلی متروک شود، و خداوند مردمان را به دور دست ها براند، و در میانه زمین ترک شدگی عظیمی پدید آید. اما هنوز در آن یک دهمی خواهد بود، و آن باز خواهد گشت، و خورده خواهد شد؛ همچون درخت بنه و همچون پلوط، که چون برگ های خود را فرو می ریزند، بن مایه شان در ایشان باقی است؛ همچنین ذریت مقدس بن مایه آن خواهد بود.» اشعیا ۱: ۶-۱۳.

.Por supuesto, este pasaje de Isaías es absolutamente asombroso por la profundidad de los temas proféticos que aborda. Muchos de estos temas han sido tratados repetidamente en las Tablas de Habacuc, de modo que simplemente resumiremos los puntos del pasaje que respaldan nuestra consideración de la referencia de Jesús a que Su palabra es una semilla

در اینجا روشن شده است که اشعیا در این بخش نماینده یک نبی است، و بنابراین نماینده قوم خدا در پایان زمان. و آنچه برای مقصود ما مهم تر است این است که اشعیا نماینده مردمی است که در گناه به سر می بردند، در حالی که درون کلیسای خدا فعالیت می کردند. تا زمانی که اشعیا مکاشفه جلال خدا را دریافت نکرد، گناهکار بودن خود را نشناخت. او لاودیکیه ای بود؛ او کور بود.

"ישעיהו גינה את חטאם של אחרים; אך עתה הוא רואה את עצמו חשוף לאותה הרשעה שהכריז עליהם. הוא הסתפק בטקסיות קרה וחסרת חיים בעבודת האלוהים שלו. הוא לא ידע זאת עד אשר ניתן לו החזון על אודות ה'. מה מעטה נראתה עתה חכמתו וכישרונותיו כאשר הביט בקדושתו ובהדרו של המקדש. מה בלתי ראוי היה! מה בלתי מוכשר לשירות קודש! השקפתו על עצמו הייתה יכולה להתבטא בלשונו של השליח פאולוס, 'אוי לי, אדם אומלל שכמותי! מי יצילני מגוף המוות הזה?'"

"لیکن یسعیاہ کو اپنی پریشانی میں تسلی بخشی گئی۔ 'تَب سَرافیم میں سے ایک میرے پاس آؤ کر آیا، اور اُس کے ہاتھ میں ایک دھکتا ہوا کوئلہ تھا جسے اُس نے چمٹے سے مذبح پر سے لیا تھا۔ اور اُس نے اُسے میرے منہ پر رکھا اور کہا، دیکھ، یہ تیرے ہونٹوں کو چھو گیا ہے؛ اور تیری بدکرداری دور کر دی گئی، اور تیرا گناہ پاک کر دیا گیا۔' یسعیاہ 6: 6، 7۔"

رؤیایی که به اشعیا عطا شد، وضعیت قوم خدا را در ایام آخر مجسم می سازد. ایشان این امتیاز را دارند که به ایمان، کاری را که در قدس آسمانی در جریان است ببینند. «و هیکل خدا در آسمان گشوده شد، و در هیکل او تابوت عهد او دیده شد.» هنگامی که آنان به ایمان به قدس الاقداس می نگرند و خدمت مسیح را در قدس آسمانی می بینند، درمی یابند که قومی ناپاک لب اند—قومی که لب های ایشان بارها بطالت گفته است و استعدادهایشان برای جلال خدا تقدیس و به کار گرفته نشده است. چه بجاست که آنگاه که ضعف و ناشایستگی خود را با طهارت و دل آراییی شخصیت جلال آمیز مسیح مقابله می کنند، نومید شوند. اما اگر ایشان، مانند اشعیا، تأثیری را که خداوند قصد دارد بر دل نهاده شود بپذیرند، اگر جان های خود را در حضور خدا فروتن سازند، برای ایشان امید هست. کمان وعده بر فراز تخت است، و آنچه برای اشعیا انجام شد، در ایشان نیز به عمل خواهد آمد. خدا به درخواست هایی که از دل توبه کار برمی خیزد، پاسخ خواهد داد.

مقصود این کار عظیم و موقر خدا آن است که بافه‌ها برای انبار آسمانی گرد آورده شوند؛ زیرا زمین از جلال خداوند مملو خواهد شد. پس هیچ‌کس آنگاه که شرارت غالب را می‌بیند و زبانی را که از لب‌های ناپاک برمی‌آید می‌شنود، دلسرد و هراسان نشود. هنگامی که نیروهای تاریکی در برابر قوم خدا صف‌آرایی کنند؛ هنگامی که شیطان سپاهیان خود را برای آخرین نبرد بزرگ بسیج نماید، و قدرت‌ش عظیم و نزدیک به طاقت‌فرسا به نظر آید، [آنگاه] رؤیت روشن جلال الهی، آن تخت بلند و برافراشته که با کمان وعده طاق زده شده است، تسلی، اطمینان، و آرامش خواهد بخشید.» Review and Herald, December 22, 1896.

این رؤیا «وضعیت قوم خدا را در ایام آخر نشان می‌دهد.» قوم خدا در ایام آخر، لائودیکیان هستند.

जो, है आमीन जो है कहता वह बाते यह: लखि को स्वर्गदूत के कलीसयिा की लौदीकयिावासयिों और न तू क, हूँ जानता को कामो तेरे मै; है आदि का सृष्टिकी परमेश्वर जो, है साक्षी सच्चा और वशिवासयोग्य मै, गरम न और है ठंडा न और, है कुनकुना तू क कारण इस गरम। या होता ठंडा तू काश; गरम न और है ठंडा तो वस्तु किसी मुझे और, हूँ गया हो धनवान और, हूँ धनी मै, है कहता तू क्योंकि हूँ। पर उगलने से मुँह अपने तुझे क हूँ देता सम्मत तुझे मै; है नंगा और अंधा, कंगाल, दयनीय, अभागा तू क जानता नहीं यह और; नहीं घटी की लयिा पहनि तू ताक, भी वस्त्र श्वेत और; जाए हो धनी तू ताक, ले मोल सोना हुआ तपाया में आग से मुझ देख तू ताक, लगा सुरमा लयि के आँजने में आँखों अपनी और; हो न प्रकट लज्जा की नंगेपन तेरे और, जाए सके।

جتنے لوگوں سے میں محبت رکھتا ہوں، انہیں ملامت کرتا اور تادیب دیتا ہوں؛ پس غیرت مند ہو اور توبہ کر۔ دیکھ، میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں؛ اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے، تو میں اُس کے پاس اندر آؤں گا اور اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا، اور وہ میرے ساتھ۔ جو غالب آئے، اُسے میں یہ بخشوں گا کہ وہ میرے ساتھ میرے تخت پر بیٹھے، جس طرح میں بھی غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر جا بیٹھا۔

هر که گوش شنوا دارد، بشنود که روح به کلیساها چه می‌گوید. مکاشفه ۱۴:۳-۲۲.

«پیام به کلیسای لائودیکیان، نکوهشی تکان‌دهنده است و در زمان حاضر بر قوم خدا قابل انطباق می‌باشد.»

«و به فرشته کلیسای لائودیکیان بنویس: این است آنچه آمین، آن شاهد امین و راستین، و مبدأ آفرینش خدا می‌گوید: اعمال تو را می‌دانم که نه سردی و نه گرمی. کاش سرد می‌بودی یا گرم. پس چون ولرم هستی و نه سرد و نه گرم، تو را از دهان خود بیرون خواهم افکند. زیرا می‌گویی: دولت‌مندم و توانگر شده‌ام و به هیچ چیز محتاج نیستم؛ و نمی‌دانی که تو نگون‌بخت و رقت‌انگیز و فقیر و کور و عریانی.»

«خداوند در اینجا به ما نشان می‌دهد که پیامی که باید به‌وسیلهٔ خادمانی که او ایشان را برای هشدار دادن به قوم فراخوانده است به قوم او رسانده شود، پیام صلح و امنیت نیست. این پیام صرفاً نظری نیست، بلکه در هر جزئی، عملی است. قوم خدا در پیام خطاب به لائودیکیان، در وضعیتی از امنیت جسمانی به تصویر کشیده شده‌اند. آنان در آسودگی به سر می‌برند و بر این باورند که در مرتبه‌ای والا از دستاوردهای روحانی قرار دارند. «زیرا می‌گویی دولت‌مند هستم و ثروت اندوخته‌ام و به هیچ چیز محتاج نیستم؛ و نمی‌دانی که تو شوربخت و بیچاره و فقیر و کور و عریانی.»

«چه فریبی بزرگ‌تر می‌تواند بر ذهن‌های انسان عارض شود از این اطمینان که درست‌اند، حال آنکه یکسره در خطا هستند! پیام شاهد امین، قوم خدا را در فریبی اندوه‌بار می‌یابد، هرچند در آن فریب صادق‌اند. ایشان نمی‌دانند که حالتشان در نظر خدا اسف‌بار است. در حالی که مخاطبان این

پیام خود را می‌فریبند که در وضعی روحانی و والا قرار دارند، پیام شاهد امین امنیت کاذب ایشان را با محکومیت تکان‌دهنده وضعیت حقیقی‌شان—یعنی کوری روحانی، فقر، و فلاکت—درهم می‌شکند. این شهادت، با آن همه تیزی و شدت، نمی‌تواند خطا باشد، زیرا این شاهد امین است که سخن می‌گوید، و شهادت او ناگزیر درست است.»

«برای کسانی که در دستاوردهای خود احساس امنیت می‌کنند و خویشتن را از معرفت روحانی غنی می‌پندارند، پذیرفتن پیامی که اعلام می‌دارد فریب خورده‌اند و به هر فیض روحانی نیازمندند، دشوار است. دل تقدیس‌ناشده «از همه چیز فریبده‌تر است و به شدت شریر.» به من نشان داده شد که بسیاری، خود را می‌فریبند و می‌پندارند که مسیحیانی نیکو هستند، حال آنکه پرتوی از نور از عیسی ندارند. آنان خود، در حیات الهی، تجربه‌ای زنده ندارند. آنان نیازمند کاری عمیق و همه‌جانبه در فروتنی نفس در برابر خدا هستند، پیش از آنکه نیاز حقیقی خود را به تلاش جدی و پیگیر برای به دست آوردن فیض‌های گران‌بهای روح احساس کنند.» Testimonies, volume 3, 252, 253

هنگامی که اشعیا از وضعیت لائودیکیه‌ای خود توبه کرده و بازگشت، داوطلب شد تا پیام هشدار نهایی را به جهان برساند. آیه سوم از باب ششم، تاریخ نبوی اشعیا را با تاریخ نبوی مکاشفه هجده پیوند می‌دهد، آنگاه که فرشته فرود می‌آید و زمین را به جلال خود منور می‌سازد.

و بعد از این چیزها فرشته‌ای دیگر را دیدم که از آسمان نازل می‌شد و قدرتی عظیم داشت؛ و زمین از جلال او منور گردید. مکاشفه ۱۸:۱

اشعیا قوم خدا را در زمانی نمایندگی می‌کند که فرشته مکاشفه هجده فرود می‌آید؛ زیرا هنگامی که او به مقدس آسمانی برده شد، سرافیم را شنید که ندا می‌دادند: «قدوس، قدوس، قدوس، یهوه صباوت؛ تمامی زمین از جلال او مملو است.» اشعیا، همانند یوحنا در مکاشفه، نماینده قوم خداست که پیام هشدار نهایی را اعلام می‌کنند. یوحنا قوم خدا را «باقی‌ماندگان» نامید و اشعیا از ایشان به عنوان «یک‌دهم»، یا عشریه، یاد کرد. ریشه این واژه در زبان عبری به معنای «عشر دادن» است.

پرسش نبوی «تا به کی؟» که اشعیا مطرح کرد، در کلام خدا بارها تکرار شده است (و برای اختصار، پاسخ پرسش «تا به کی؟» این است که آن نشانگر فرا رسیدن قانون یکشنبه ملی در ایالات متحده است). بنا بر گفته الن وایت، در آن زمان «ارتداد ملی به دنبال خود هلاکت ملی را خواهد آورد»، و بنا بر اشعیا، آن زمانی است که «شهرها از سکنه خراب شود، و خانه‌ها از آدمی خالی گردد، و زمین بالکل ویران شود، و خداوند مردم را دور سازد، و در میان زمین ترک‌شدگی عظیمی پدید آید.» «ترک‌شدگی عظیم در میان زمین» همان «بسیاری» است که مطابق دانیال 11:41 در هنگام قانون یکشنبه سرنگون می‌شوند. اینان همان اشخاص اشعیا باب شش و متی باب سیزده‌اند که چشمان دارند، اما نمی‌بینند، و گوش‌ها دارند، اما نمی‌شنوند؛ و نیز همان کسانی در مکاشفه باب سه که پند داده شده به کلیسای لائودیکیه را رد می‌کنند.

او به سرزمین جلال نیز داخل خواهد شد، و بسیاری از ممالک واژگون خواهند گردید؛ اما اینان از دست او خواهند رست: ادوم و موآب و سران بنی‌عمون. دانیال ۱۱:۴۱

اشعیا همان‌گونه که یوحنا در مکاشفه دید، رؤیایی از عیسی مسیح در قدس او داشت. اشعیا نمایانگر «دهم» یا عشر است که «بازمی‌گردد» و همچون درختی «خورده خواهد شد». واژه عبری‌ای که به «خورده خواهد شد» ترجمه شده است، به معنای سوختن و مصرف شدن به وسیله آتش است. با این همه، «دهم» در درون خود «ماده‌ای» دارد که آتش آن را فرو نمی‌بلعد. آیا آشکارا نه‌دهم دیگر آن ماده را نداشتند؟ آن آتشی که به صورت خوردن و فروبلعیدن درخت چنار و بلوط تصویر شده است، همان آتش رسول عهد است که در کتاب ملاکی ناگهان به هیکل خود می‌آید.

إِهْک، مَن رَسُول خُود را خواهم فرستاد، و او راه را پیش روی من مهیا خواهد ساخت؛ و آن خداوندی که شما طالب او هستید، ناگهان به هیکل خویش خواهد آمد، یعنی آن رسول عهد که شما از او مسرورید. إِهْک، او خواهد آمد، یهوه صباوت می‌گوید.

اما کیست که روز آمدن او را تاب آورد؟ و کیست که چون ظاهر شود، بر جای بایستد؟ زیرا او همچون آتش پالاینده و مانند صابون رخت‌شویان است. و او چون پالاینده و پاک‌کننده نقره خواهد نشست؛ و پسران لاوی را طاهر خواهد ساخت و ایشان را چون طلا و نقره تصفیه خواهد نمود، تا هدیه‌ای به عدالت برای خداوند بگذرانند. آنگاه هدیه یهودا و اورشلیم نزد خداوند مقبول خواهد بود، چنان‌که در ایام قدیم و در سال‌های گذشته. ملاکی ۳:۱-۴

دهم اشعیا، که همان عَشْر است، همچنین همان «هدیه در عدالت» ملاکی است. هدیه ملاکی قوم خدا هستند که به صورت «پسران لاوی» نمایش داده شده‌اند؛ آنان به وسیله آتش تطهیر می‌شوند تا «هدیه‌ای در عدالت» پدید آید، و کسانی که در شهادت اشعیا به وسیله آتش «خورده می‌شوند» همان دهم، یا عشر، هستند.

مطابق اُس فضل خدا کے جو مجھے عطا ہوا ہے، میں نے ایک دانا معمار اعظم کی مانند بنیاد ڈالی، اور دوسرا اُس پر عمارت اٹھاتا ہے۔ لیکن ہر شخص ہوشیار رہے کہ وہ اُس پر کس طرح تعمیر کرتا ہے۔ کیونکہ اُس بنیاد کے سوا جو رکھ دی گئی ہے، اور جو یسوع مسیح ہے، کوئی شخص کوئی دوسری بنیاد نہیں رکھ سکتا۔ اب اگر کوئی اس بنیاد پر سونا، چاندی، قیمتی پتھر، لکڑی، گھاس، یا بھوسا تعمیر کرے، تو ہر ایک کا کام ظاہر ہو جائے گا؛ کیونکہ وہ دن آئے آشکار کرے گا، اس لیے کہ وہ آگ کے ذریعہ ظاہر کیا جائے گا؛ اور آگ ہر ایک کے کام کو آزمائے گی کہ وہ کیسا ہے۔ 1 Corinthians 3:10-13

پولس در اینجا اعلام می‌کند که اعمال هر انسان به وسیله «آتش» آشکار خواهد شد. در ملاکی، آتش ناخالصی‌ها را می‌سوزاند و می‌زداید. در اشعیا، تطهیر «دهم» «هنگامی» واقع می‌شود که برگ‌های خود را فرو می‌ریزند. برگ‌ها، چنان‌که آدم و حوا بر آن شهادت می‌دهند، نمادی از گناه پنهان، تظاهر و گستاخی‌اند.

«دهم» اشعیا در درون خود جوهری دارند که نمی‌توان آن را سوزانید، و آن جوهر همان «نسل مقدس» است. آنان مسیح را در درون خود دارند، امید جلال را. خود اشعیا نیز «نسل مقدس» است و همچنین همان «دهم»ی است که آن را مشخص می‌سازد. هم «نسل مقدس» و هم «دهم» از طریق مکاشفه عیسی مسیح در قدس او، از وضعیت لااودیکیه‌ای به وضعیت فیلادلفیای باز می‌گردند.

رؤیای جلال خدا که باعث می‌شود اشعیا فریاد برآورد که هلاک شده است، و این که او شخصی ناپاک و گناهکاری نیازمند آمرزش است، در قدس آسمانی، هنگامی رخ می‌دهد که درختان برگ‌های خود را فرو می‌ریزند. واژه «افکندن» به معنای «بیرون انداختن» یا «قطع کردن» درخت است. در اینجا افکنده شدن لائودکیه به تصویر کشیده شده است. «دهیک» یا باقیمانده‌ای، از «آتش» تطهیر که به واسطه رسول عهد ملاکی پدید می‌آید، عبور خواهد کرد؛ بدین‌سان اعمال بشری ایشان از لحاظ روحانی سوخته و زدوده می‌شود، و در نتیجه فقط «ماده»‌ای باقی می‌ماند که سوختنی نیست، یعنی همان «تخم مقدس». آنان که از شنیدن امتناع می‌ورزند، همچون برگ‌های خشک و مرده افکنده خواهند شد، یا از دهان خداوند بیرون افکنده خواهند شد.

عیسی آن بذر مقدس است، و بذر در خود تمام DNA لازم را برای پدید آوردن تمامی گیاه دارد. کلام خدا بذر است، و از این رو نخستین ذکری که از امری در کلام خدا می‌آید، اگر به درستی فهمیده شود، همه اطلاعات لازم را در بر دارد تا آن موضوع را در ایماندار به بلوغ کامل برساند.

باب ششم اشعیا قومی را معرفی می‌کند که در آن دوره‌ای که برای برخوردار شدن از برکت پیام مکاشفه عیسی مسیح باید حتماً «بشنوید»، «نخواهند شنید». قومی که عیسی به آنان اشاره کرد، قوم برگزیده خدا بودند؛ آنان همسر او بودند، آنان قوم عهد او بودند، آنان اسرائیل باستان بودند.

اسرائیل قدیم، یا اسرائیل نخستین، نماد اسرائیل جدید، یا اسرائیل آخرین، است. قوم خدا در پایان جهان، ادونتیست‌های روز هفتم‌اند؛ قوم برگزیده او، همسر او، قوم عهد او—یعنی اسرائیل جدید. گواهی تاریخ اشعیا، در پیوند با تاریخ مسیح، دو شاهد فراهم می‌آورد که ثابت می‌سازند در پایان جهان، ادونتیسم روز هفتم در «وضعیتی» گم‌گشته و نجات‌ناپذیر خواهد بود که در پیام به لائودکیه به تصویر کشیده شده است.

آنان در واقع نجات‌ناپذیر نیستند، بلکه فقط در وضعیت لائودیکه‌ای خود نجات‌ناپذیرند، چنان‌که اشعیا پیش از تجربه‌اش بود و یهودیان عصر مسیح نیز چنین بودند.

یکی از اموری که یک لائودیکه‌ای باید آن را «بشنود»، مثل برزگر است. او باید در آن مثل «بشنود» که کلام خدا «بذر» است، بذری مقدس. هنگامی که این «شنیده» شود، آنگاه بنیادی نهاده می‌شود که آغاز می‌کند به گشودن پیام سری مکاشفه، زیرا آن پیام در این شناخت عمیق نهفته است که عیسی الف و یا، اول و آخر، و ابتدا و انتهاست. فهم رابطه پایان با آغاز، دربرگیرنده این نیز هست که عیسی کلمه است، و او بذر است.

در ابتدا کلمه بود، و کلمه نزد خدا بود، و کلمه خدا بود. او در ابتدا نزد خدا بود. همه چیز به واسطه او آفریده شد، و بغیر از او چیزی از آنچه آفریده شد، آفریده نگردید. در او حیات بود، و حیات نور انسان‌ها بود. و نور در تاریکی می‌درخشد، و تاریکی آن را درنیافت. یوحنا ۱:۱-۵.

اکنون وعده‌ها به ابراهیم و به نسل او داده شد. نمی‌گوید: «و به نسل‌ها»، چنان‌که گویی درباره بسیاری؛ بلکه چنان‌که درباره یکی: «و به نسل تو»، که همان مسیح است. غلاطیان ۳:۱۶.

د پای او د پیل ترمنخ د اړیکې د پوهېدو لپاره د «د لومړۍ یادونې قاعده» درک اړین دی. د لومړۍ یادونې قاعده دا څرگندوي چې د یوې موضوع پیل تر ټولو مهم ماخذ دی، څه چې ټوله کیسه پکې نغښتې وي؛ څه چې د خدای د کلام په توګه هغه یو تخم دی. وروستی یادونه د اهمیت له پلوه دویمه ده، په دې معنا چې همدلته د کیسې ټول عناصر سره تړل کېږي او هېڅ ناټړلې پای نه پرېږدي. خو د یوې موضوع په باب منځنۍ یادونې دي چې کیسې ته ځواک او روښانتیا ور زیاتوي، او په همدې معنا منځ هم د پیل او هم د پای په څېر همدومره اساسي دی.

در این موضوع بسیار بیش از این برای پرداختن وجود دارد، اما با بازگشت به بخش سیزدهم متی می‌توانیم توجه کنیم که عیسی دو گروه از اشخاص را مشخص می‌کند که می‌شنوند یا نمی‌شنوند. او بیش از یک شیوه برای نشنیدن را مشخص می‌سازد، اما سپس بر کسانی که می‌شنوند برکت اعلام می‌کند.

بل مبارک پېس تمهاری آنکهپې، کیونکه وه دیکهتی پېس؛ اور تمهاری کان، کیونکه وه سنټی پېس. کیونکه مین تم سچ کهتا پون که بهت بیه نییون اور راستبازون نه آرزو کی که ان باتون کو دیکهپې جو تم دیکهتې پو، اور نه دیکه سکیې؛ اور ان باتون کو سنین جو تم سنټی پو، اور نه سن سکیې. پس تم بونه والی کی تمثیل سنو. متی ۱۳:۱۶-۱۸.

از منظر نبوتی، این «برکت» بنابراین همان برکت مذکور در مکاشفه ۱:۳ است:

خوشا به حال آن‌که می‌خواند، و آنان که سخنان این نبوت را می‌شنوند و آنچه را در آن نوشته شده است نگاه می‌دارند؛ زیرا وقت نزدیک است.

ارجاع عیسی در متی سیزده به اشعیا شش، در پیوند با نوشته‌های الن وایت، تأیید می‌کند که در پایان جهان چیزهایی دیده و شنیده می‌شود که چنان عظیم‌اند که بسیاری از مردان عادل و انبیا آرزو داشتند در آن دوره از زمان زندگی کنند؛ زمانی که پیام هشدار نهایی می‌بایست گشوده شود، و مردم آنگاه آنها را «بینند» و «بشنوند».

به یوحنا گفته شد آنچه «هفت رعد» در باب دهم گفتند مَهر کند، و در باب بیست و دوم این اعلام صادر می‌شود که: «سخنان نبوت این کتاب را مهر مکن، زیرا که وقت نزدیک است.» آیه بعد پایان دوره آزمایش بشر را مشخص می‌سازد. درست پیش از بسته شدن دوره آزمایش، اعلامی برای گشودن مَهر «هفت رعد» صادر می‌شود، که در آن زمان تنها بخشی از کتاب مکاشفه است که مهر شده است. درباره «هفت رعد» به ما آگاهی داده شده است که آنان نمایانگر آغاز و پایان ادونتیسیم هستند.

«روشنایی ویژه‌ای که به یوحنا داده شد و در هفت رعد بیان گردید، ترسیمی از وقایعی بود که تحت پیام‌های فرشته اول و دوم به وقوع می‌پیوست...»

«پس از آن که این هفت رعد صداهای خود را برآوردند، همان گونه که درباره کتاب کوچک به دانیال فرمان داده شد، به یوحنا نیز این حکم می‌رسد: "آنچه را که هفت رعد گفتند، مهر کن." این‌ها به رویدادهای آینده مربوط‌اند که در ترتیب خود آشکار خواهند شد.» تفاسیر کتاب مقدس ادونتیسیم‌های روز هفتم، جلد ۷، ۹۷۱.

هفت رعد نمایانگر رویدادهای دوران آغاز ادونتیسیم در تاریخ پیام فرشته اول و دوم‌اند، از سال ۱۷۹۸ تا ۲۲ اکتبر ۱۸۴۴؛ و در همان مقاله یادشده در بالا به ما آگاهانیده می‌شود که هفت رعد «به وقایع آینده مربوط می‌شوند که به ترتیب خود آشکار خواهند شد.» تاریخ آغازین ادونتیسیم، پایان ادونتیسیم را به تصویر می‌کشد؛ زیرا عیسی مسیح، به عنوان آلفا و امگا، امضای خود را بر سراسر تاریخ ادونتیسیم نهاده است، زیرا این تاریخ به همان اندازه مقدس است که تاریخ اسرائیل باستان مقدس بود.

مطابق آنچه عیسی در متی باب سیزدهم بیان می‌کند، این رویدادها همان چیزهایی هستند که انبیا آرزوی دیدنشان را داشتند، و شاگردان به سبب شناختن آنها مبارک شمرده شدند. آن شاگردان نماینده قوم خدا در پایان جهان هستند که به سبب آنچه می‌بینند و می‌شنوند مبارک‌اند. آنچه می‌بینند و می‌شنوند، پیام مکاشفه عیسی مسیح است، که همچنین به وسیله پیام هفت رعد نیز بازنمایی می‌شود؛ رعدهایی که هم تاریخ میلیری را نمایندگی می‌کنند و هم تاریخ صد و چهل و چهار هزار را.

تمام پیغام‌هایی که از ۱۸۴۰ تا ۱۸۴۴ داده شده‌اند، اکنون باید با قوت عرضه شوند، زیرا بسیاری از مردم جهت‌گیری خود را از دست داده‌اند. این پیغام‌ها باید به همه کلیساها برسند.

«مسیح فرمود: "خوشا به حال چشمان شما، زیرا می‌بینند؛ و گوش‌های شما، زیرا می‌شنوند. زیرا هرآینه به شما می‌گویم که بسیاری از انبیا و مردان عادل آرزو داشتند آنچه را شما می‌بینید ببینند، و ندیدند؛ و آنچه را شما می‌شنوید بشنوند، و نشنیدند" [متی ۱۳: ۱۶، ۱۷]. خوشا به حال چشمانی که چیزهایی را دیدند که در سال‌های ۱۸۴۳ و ۱۸۴۴ دیده شد.»

«پیام داده شد. و در تکرار این پیام نباید هیچ تأخیری باشد، زیرا نشانه‌های زمان در حال تحقق‌اند؛ کار پایانی باید انجام شود. کاری عظیم در زمانی کوتاه انجام خواهد شد. به زودی، به تعیین خدا، پیامی داده خواهد شد که به فریادی بلند اوج خواهد گرفت. آنگاه دانیال در نصیب خود خواهد ایستاد تا شهادت خویش را بدهد.» Manuscript Releases، جلد ۲۱، ۴۳۷.

الن وایت تاریخی را که مسیح آن را همان تاریخی معرفی کرد که مردان پارسا آرزوی دیدنش را داشتند، تاریخ میلیری‌ها از ۱۸۴۰ تا ۱۸۴۴ می‌داند، و سپس می‌گوید که «پیامی به زودی به تعیین خدا داده خواهد شد که به فریاد بلند اوج خواهد گرفت.» «فریاد بلند» نماد هشدار نهایی فرشته سوم

است، و هنگامی که آن پیام داده شود، تاریخ آغاز ادونتیسیم را تکرار خواهد کرد. پیام هشدار نهایی همان «پیام‌ها»یی است که «باید به همه کلیساها برود»، و همه «پیام‌های داده‌شده از ۱۸۴۰ تا ۱۸۴۴ اکنون باید با قوت بیان شوند.»

آلفا و امگا پایان را با آغاز به تصویر می‌کشد. الن وایت بیان می‌کند که «پیام‌ها باید به همه کلیساها برسند»، و عیسی به یوحنا گفت: «من آلفا و امگا، اول و آخر هستم؛ و آنچه می‌بینی، در کتابی بنویس و آن را به هفت کلیسایی که در آسیا هستند بفرست: به افسس، و به اسمیرنا، و به پرغامس، و به طیاتیرا، و به ساردس، و به فیلادلفیه، و به لئودکیه.»

پیام‌های سال‌های ۱۸۴۰ تا ۱۸۴۴ بخشی از آن چیزی هستند که باید به کلیساها فرستاده شود.